
1932
REGISTERED No. A. 785
ظریف ہفتہ وار
مشہور با تصویر
LUCKNOW
OUDH PUNCH
اودھ پنچ لکھنؤ
अवध पंच
लखनऊ

منتخبات اودھ پنچ

جلد اوّل

علم و ادب کے عکیمانہ اور فلسفیانہ مضامین کا دلچسپ اور سبق آموز چیدہ چیدہ مضامین کا بے بہا خزینہ ۱۹۳۱ء میں اودھ پنچ کی تقطیع کے [illegible] صفحات پر مشتمل ہے قیمت فی جلد [illegible] محصول ڈاک اس کے علاوہ۔

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۳۱ء

چند فائل برائے فروخت موجود ہیں جلدیں ذخائر علم و ادب و ظرافت و سیاست سے مالا مال ہیں ہر کتب خانہ میں محفوظ رہنا چاہئیں قیمت فی جلد [illegible] محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

خاص رعایت ۱۹۳۱ء کی جلد خریدنے والے اصحاب کو منتخبات اودھ پنچ جلد اول قیمتی [illegible] مفت نذر کی جائے گی۔

مجلدات سنین ماضیہ

۱۹۳۰ء اور اسکے پیشتر کی بھی چند جلدیں برائے فروخت موجود ہیں قیمت فی جلد [illegible] محصول بذمہ خریدار

"منیجر"

توجہ شرطے

(۱) اودھ پنچ میں [illegible] [illegible] اودھ پنچ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

(۲) قیمت کی [illegible] [illegible] [illegible] سال بھر کے [illegible] [illegible]

(قواعد و ضوابط)

(۱) [illegible] اودھ پنچ [illegible] جاتی ہے۔

(۲) [illegible] [illegible] رعایت کی جائے گی۔ [illegible]

(۳) [illegible] [illegible] [illegible] ہے۔

(۴) [illegible] [illegible] [illegible] نہیں ہوتا۔

(۵) [illegible] اودھ پنچ کی [illegible] [illegible]

(۶) [illegible] [illegible]

نوٹ: جو حضرات خریدار ہیں [illegible] [illegible] [illegible] ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱ ۔ نمبر ۲۱

مضامین

۱۹ جون ۱۹۳۳ء

ایک صحت افزا پیشہ

مضر صحت جراثیم سے بچنے کا سہل طریقہ

(از فیروز لدھیانوی)

ہر فرد بشر کو معلوم ہے کہ تندرستی ہزار نعمت ہے۔ لیکن باوجود اس علم کے ننانوے فی صدی انسان دانستہ طور پر حکیموں کے زیر علاج رہتے ہیں۔ کیوں؟ محض اس لیے کہ وہ اپنی صحت کے قیام کی خاطر پورا اہتمام نہیں کرتے۔

[illegible] جراثیم کی کثرت ہے۔ آب و ہوا میں غذا میں جہاں [illegible] الغرض ہر جگہ موجود ہیں۔ ننھے ننھے [illegible] بصورت رسالہ [illegible] خوردبین کی مدد سے دیکھے جا سکتے ہیں۔ [illegible] کوئی بھی مرض ایسا نہیں۔ جس کے جراثیم موجود نہ ہوں۔ [illegible] اور گنجان شہروں میں محکمہ حفظان صحت انتہائی کوشش کے باوجود یہ ننھی ننھی ہستیاں اس اشرف المخلوقات یعنی حضرت انسان پر قابو پا کر اور اسے مریض بنا کر [illegible] ثبوت مہیا کر رہی ہیں۔ کہ انسانوں کا برتری اور فوقیت کا دعویٰ بے بنیاد ہے۔ کیا آپ ان جراثیم سے دب جائیں گے۔ کیا ہاتھیوں اور شیروں کو بس میں لانے والا انسان ان حقیر کیڑوں سے [illegible] انسان کی بے کسی اور شکست کا راز حل ہو گیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ہم دنیا میں اوقات بسر کرنے کے لیے مختلف پیشے اختیار کر لیتے ہیں۔ لیکن اس امر کی تفتیش نہیں کرتے کہ آیا ہمارا پیشہ صحت افزا ہے یا مضر صحت۔ [illegible] جو انسان کی صحت کا ستیاناس کر دے خواہ کتنا ہی منفعت بخش کیوں نہ ہو۔ ترک کرنے کے قابل ہے اور بہترین صحت افزا پیشہ کی تلاش ضروری ہے۔ آپ کے بہی خواہ ماہرین صحت مدت سے ایک صحت بخش پیشے کی جستجو میں تھے۔ کمال غور کے بعد ان کا فیصلہ ہے۔ کہ دنیا بھر کے پیشوں میں سے صحت افزا پیشہ خاکروبوں اور کوڑا کرکٹ اٹھانے والوں کا ہے۔ آپ یہ تسلیم کریں گے کہ [illegible] سے بھری ہوئی گاڑی کا قرب گوارا نہیں کرتے اگر اتفاقاً کہیں مڈبھیڑ ہو بھی جائے تو ناک پر [illegible] رکھ کے الٹے سر کے جاتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے۔ کہ جس گاڑی سے آپ کو گھن آتی ہے۔ وہ جراثیم کے لشکر کا فاتح ہے۔ وہ ایک ایسی جماعت کا انسان ہے۔ جسے مہلک سے مہلک جراثیم کی فضا پروا نہیں۔ وہ یہ بیان کرنے کا اعتقاد رکھتا ہے کہ جن جراثیم سے بڑے بڑے ڈاکٹروں کی روحیں کانپتی ہیں وہ میرے آگے کچھ حقیقت نہیں رکھتے۔

اب آپ اپنے ملک کے خاکروبوں کی حالت پر غور کیجیے۔ کیا ان سے زیادہ مطمئن اور مسرور کوئی اور طبقہ ہے۔ ان کی جھونپڑیوں کے پاس سے گزریے تو شام کے وقت سرود اور راگ کی روح افزا صدائیں گوش زد ہوں گی۔ یہ لوگ خوب گاتے بجاتے اور عیش سے دن گزارتے ہیں۔ اگرچہ ان کے راگ ادبی اسلوب میں نظر نہیں آتے۔ اگرچہ ان کا لب و لہجہ شیریں نہ ہو لیکن ان کی روح میں موسیقی تو ہے۔

کیا آپ اس طرح بے تحاشا گلا پھاڑ کر گانے کے قابل ہیں۔ کیا آپ کی طبیعت خودبخود [illegible] گانے کے لیے آمادہ ہے [illegible] تنگی اور [illegible] کس طرح۔ آپ کے گلے اور ناک میں تو زکام کے جراثیم موجود ہیں۔ جسم میں مختلف امراض کے جراثیم خون کو گندہ اور طبیعت کو مضمحل کرنے پر آمادہ ہیں۔ آپ کو خدانخواستہ خاکروب بننے کی ترغیب نہیں دی جاتی۔ لیکن اگر آپ کو اس کسب سے رغبت ہو جائے تو [illegible] کام کرنے کے لیے کافی میدان موجود ہے۔ آج آپ اپنی لائبریری کی کتابیں ہی جھاڑیں۔ گرد و غبار سے صاف کر کے رکھ دیں۔ ممکن ہے۔ آپ کو کوئی ایسی کتاب ملے جو آپ نے کسی دوست سے عاریتاً لے کر الماری میں محبوس کر دی ہو۔ آپ یہ کتاب اسے واپس کر دیں۔ ایک کتاب تو ہاتھ سے جائے گی۔ لیکن دوست واپس مل جائے گا۔ کل آپ اپنا بستر جھاڑیے۔ دیکھیے۔ وہ [illegible] کس قدر گرد آلود ہے۔ اگر آپ روزانہ دس منٹ جھاڑن اور جھاڑو سے کام لیں تو ایک ماہ کے بعد آپ کو خاکروب کا پیشہ [illegible] لگے گا۔ اور رفتہ رفتہ آپ کی صحت کامل ہو جائے گی۔

پس اے حضرات! اس میں شک نہیں کہ دنیا آجکل نہایت [illegible] ہوتی جاتی ہے اور اس مرض کی ذمہ دار حال کی سائنس ہے۔ جس نے مکھی مچھر کھٹمل پسو [illegible] بلکہ تمام ان حشرات الارض کو [illegible] بنا کے ہمارے سامنے پیش کیا ہے [illegible] سنتے ہیں کہ اگلے زمانے میں انسانوں کی صحت آج سے کہیں بہتر تھی۔ عمریں بڑی ہوتی تھیں۔ حالانکہ اس وقت بھی مکھیوں مچھروں کی فوج ایسی ہی [illegible] تھی جیسی کہ آج ہے۔ [illegible] لیکن [illegible] کا پتہ نہ تھا [illegible] کے نام سے بھی کوئی واقف نہ تھے۔ [illegible] کا یہ حال تھا کہ [illegible] شادی کے کرتب دکھایا کرتی تھیں۔ حلوائیوں کی دکانوں میں [illegible] کسی نے دیکھے ہی نہ تھے۔ [illegible] ہے۔ کہاوت ہے۔ فلاں شخص [illegible] کی طرح نکال پھینکا۔ وہ کون سا دودھ ہے جو مکھی کا مشتاق دیدار نہ ہو۔ ایک مشہور کنایہ ہے۔ [illegible] کہتے ہیں یعنی فلاں شخص ایسا [illegible] ہے کہ اگر کھانے میں مکھی گر جائے تو [illegible] چوس لیتا ہے تاکہ جو غذا اس کے پروں میں [illegible] ہے۔ وہ ضائع نہ ہو۔ [illegible]

خود خلق کی آواز سے ہمارے حق سے نکلی حلق میں پڑی۔ شور و مسئلہ [illegible] ہوتا۔ الغرض [illegible] کا استعمال بہت ہوتا ہے۔ ان سے جدائی بھی [illegible] ہے۔ ہم کبھی ان کی [illegible] کو ذریعہ نہ سمجھتے تھے لیکن اب تو [illegible] اور [illegible] کے دامن میں [illegible] ضرورت محسوس ہوئی ہے [illegible] کسی ایک جسم محسوس ہے اگر [illegible] شادی [illegible] لیکن مشکل تو یہ ہے کہ ہم کبھی [illegible] سے خالی [illegible] نہیں رہ سکتے [illegible] دشمن ہیں [illegible] نے جان [illegible] علم [illegible] نے گناہ عظیم قرار دیا ہے۔ کیا معلوم اس [illegible] میں کتنے کیڑے ہوں

اور جناح کی صدا بلند ہوتے ہی آدمی کو [illegible] کر دیں۔ خدا اس بیہودہ [illegible] کا جلد استیصال کرے۔ آمین۔

چل سال عمر عزیزت گذشت

اپنے مزاج [illegible]

ایک ٹانک TONIC مضمون

(از فیروز [illegible])

کیا آپ اپنی چالیسویں سالگرہ منا چکے۔ منا چکے۔ تو مبارک ہو۔ اب فرمائیے صحت کیسی ہے طبیعت کا کیا حال ہے۔ مزے میں ہے نا۔ وہ جوانی کی امنگیں، وہ ولولے۔ وہ مستعدی کہاں ہے؟ آئینے کی طرف منہ کیجیے۔ جی برا ہوگا۔ کنپٹیوں کے بال سفید ہو چلے ہیں۔ یہ بازاری [illegible] کا استعمال کرنے کا نتیجہ ہے۔

زمانے سے بھی نہ گھبرائیے۔ یہ [illegible] تہذیب کا تحفہ ہے۔ [illegible] کتب بینی اور [illegible] سے دماغ کا کمزور ہو جانا ضروری تھا۔ کیا آپ کے خیالات بھی پریشان رہتے ہیں۔ پریشانی سے میری مراد یہ ہے۔ کیا طبیعت بعض اوقات بہک جاتی ہے۔ مثلاً آپ کا کبھی جی چاہتا ہے کہ [illegible] سے [illegible] بنا رہے ہیں۔ [illegible] ایک فقرہ اپنے [illegible] پر [illegible] نہیں۔ صرف ایک فقرہ۔

یا کبھی جب آپ [illegible] ہو جائے [illegible] کے [illegible] گزرتے ہوئے جی چاہتا ہے کہ اس پل پر سے کود کر آنے والی ٹرین کے انجن کے سامنے گر پڑوں۔ اور ٹرین کی دھکی مجھے [illegible] کی طرح [illegible] کیا آئس کریم کا ایک گلاس پینے کے بعد آپ کو خیال آتا ہے۔ کہ [illegible]

نوٹس نسبت کھلانے وجہ کے (نمونہ عام)

بعدالت جناب [illegible] صاحب بہادر [illegible]

[illegible]

بنام

[illegible]

بنام

[illegible]

[illegible] درخواست اس عدالت میں [illegible]

لہذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے کما حقہ واقف ہو بوقت ۱۰ بجے بتاریخ ۲۳ ماہ جون [illegible] اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھاؤ اگر تم ایسا نہ کرو گے تو درخواست ... تمہاری غیر حاضری میں سماعت کی جا وے گی۔

بتاریخ ۱۰ ماہ جون [illegible] مہر اور دستخط عدالت سے جاری کیا گیا

دستخط حاکم [illegible]

مہر عدالت

سمن برائے انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ [illegible]

بعدالت [illegible] ضلع [illegible]

اجلاس [illegible] صاحب بہادر [illegible]

[illegible]

بنام

[illegible]

[illegible]

[illegible] سمن [illegible] بہ ثبت مہر و دستخط [illegible] جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم [illegible]

مہر عدالت

اطلاع نامہ

بنام ریسپانڈنٹ مشعر اطلاع اس تاریخ کے جو سماعت اپیل کے لیے مقرر کی جائے

[illegible]

(آرڈر ۴۱ - قاعدہ ۱۴)

بعدالت [illegible]

[illegible]

بنام

[illegible]

[illegible] آج بتاریخ [illegible] مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم [illegible]

مہر عدالت

اس بیان کی صحت سے عزیزوں کے ذہنوں میں کھینچا ہو ہے۔ کیا آپ چاہتے ہیں دنیا کی ناکام ترین زندگی تصور کرتے ہیں۔ کیا آپ اپنے بے تکلف دوستوں کی گفتگو سے بیزار ہو جاتے ہیں؟ اور جی چاہتا ہے کہ سیاسی موضوع پر اس بیہودہ سرائی کے سننے والے کی بجائے تنہا بیٹھو۔ کیا آپ بھوت سے گھبراتے ہیں؟ اور تنہائی کا خوف لے تو اپنے سائے سے بھی ڈرتے ہیں۔ کیا آپ کو اپنی صحت کی جانب کوئی خطرہ لاحق ہے۔ کیا مالی مشکلات سے آپ دبے ہوئے ہیں؟ اگر ایسا ہے تو دیر نہ کیجیے۔ آپ سینہ تان کر کھڑے ہو جائیے بغیر جھجکے۔ ابھی تو آپ کل کے بچے ہیں۔ چالیس سال کا سن ہوتا ہی کیا ہے۔ اچھے اور ان موہوم وسوسوں اور خطروں کو روندتے ہوئے آگے بڑھیے آپ کو یہ انسانی خلقت۔ یہ ہاتھ پاؤں۔ یہ ہوش و حواس۔ زندگی کا لطف حاصل کرنے کے لیے عطا کیے گئے ہیں۔ کیا آپ قربانی کے بکرے ہیں کہ دنیا و دین۔ احباب یا دیگر متعلقین کی آسائش کے لیے بھینٹ چڑھنے کو خلق کیے گئے ہیں۔ آپ ایک کامیاب شخص ہیں۔ اوپر کی طرف نہ دیکھیے کون کہتا ہے کہ آپ مسولینی۔ مہاتما گاندھی یا ڈاکٹر ٹیگور بن جائیں۔ ایسی بے بنیاد خام خیالی ہوتی ہیں۔ آپ جس طبقے میں پیدا ہوئے ہیں۔ جس سوسائٹی میں حرکت کرتے ہیں۔ اس ماحول کے مطابق ماشاء اللہ ممتاز ہیں۔ کامیاب ہیں۔ ذرا نیچی نگاہ کر کے جانب دیکھیے۔ آپ کے بہت سے احباب آپ کی حالت کو بہتر جانتے ہیں۔ بلکہ آپ کی فراغت اور آسائش پر رشک کھاتے ہیں۔ البتہ قدرے احتیاط کی ضرورت ہے۔ ایک گھنٹا سیر کے لیے نکل جائیے اتنی فرصت نہ ہو تو اپنے کمرے ہی میں ہر روز کوئی ورزش کیجیے۔ اور سنیے تو۔ مزید اولاد کی کیا ضرورت ہے۔ اس خیال کو جانے دیجیے۔ اب وقت نہیں رہا۔ میں برتھ کنٹرول کے آلات کے استعمال کا مشورہ نہ دوں گا۔ ضبط اور کامل ضبط کی ضرورت ہے۔ وہی لطف ہے جو آپ بارہا اٹھا چکے ہیں۔ غذا سادہ کھائیے۔

اور پیار کر۔ اور پیر کی تمام ٹوکریوں کو بدل دیں پلٹ دیجیے۔ اور روٹ [illegible] اور اس کی کو شیرینی کیجیے۔ اپنے تئیں ایک بچہ فرض کیجیے۔ جس کو شوخ۔ چلبلا۔ اور بے فکر ہو جانا ہے تاکہ آج سے بیس برس کے بعد بھی میں آپ کو ساٹھا پاٹھا کہہ سکوں۔

کنایۂ عرب

(نمبر ۳)

(پیوستہ بگذشتہ)

مزید تعلق سے [illegible] العصر کی بدولت قطع تعلق کی مثالیں اب تلاش کی محتاج نہیں۔ جب سے صنف نازک۔ جنس لطیف۔ بہترین تصنیف [illegible] کے خطبے زدواج [illegible] نازک خطاب تبرک ہوئے۔ اسی وقت سے آفت گھروں میں نازل ہو گئی۔ اور میاں کی شادی ہوئی بی بی نے گھر میں قدم رکھا کہ مرد والدین سے نگاہیں پھیر لے۔ اور بیوی آئے دن کی اطاعت واجب ہو گئی [illegible] کون شک کر سکتا ہے! یہ بات بہت پرانی ہے۔ توریت مقدس نے سفر پیدائش (تخلیق) میں اس کی علت بیان کر دی ہے چنانچہ دوسرے باب میں ہے کہ دادی جان حضرت حوا دادا جان کی پسلی سے مشتق ہوئیں۔ آدم (آدم) انھیں اپنی جان اور روح سمجھتے تھے لہٰذا دادا جان کی تقلید میں ہوتے ہیں اب ماں باپ کو چھوڑ چھاڑ جورو کے پہلو میں جا کر لگتے اور اپنی پسلی سے جوڑے رہتے ہیں۔ ادھر جنہوں کے لیے بھی فراق بپا اور پسلی بچھڑ گئی۔

شعر مذکورۃ الصدر کے بعد استاد شاعر رحمۃ اللہ علیہ نے شوہر صاحب کی طبیعی زن مریدی کا مفصل حال سنایا ہے کہ جناب شوہر کیونکر اپنے دل کے بھید بی بی سے کہتے اور جان و مال اور دیگر مال و اولاد بھی اسی پر قربان کر دیتے ہیں۔ خود توی الجثہ اور دولا ہو کے بھی ایک بودی کمزور مخلوق کی مدح و ثنا صادق کی

تشبیب میں فرماتے اور اس کی جفا کے ساتھ وفا کو کا بیان بھی نہیں فرماتے۔ بلکہ اپنی بی بی کو اللہ میاں کا فرشتہ ٹھہراتے ہیں جیسے کہ —

تحمل من تکون کذا ضعیفا

تحوجا تجاھہ شریفا

جلیل و بزرگ ہے وہ عورت جس نے اپنی کمزور جان کے بس میں قوی الجثہ فرزندوں کی باگ سپرد کی ہے

الاعلان حسب دفعہ [illegible] ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

[illegible] جناب [illegible] صاحب [illegible]
تحصیل [illegible]
مقدمہ نمبر [illegible]

[illegible] سنہ [illegible] بنام [illegible] جو [illegible] عدالت [illegible] فیصلہ [illegible] [illegible] ۱۹۳۳ء [illegible] ڈگری [illegible] جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۳۰	۱۸	۹	اصل
۱۱	[illegible]	۱	خرچہ نالش
۱	۳	۴	[illegible]
۲	[illegible]	۲	[illegible]
۸	۳	۲	سود [illegible] ڈگری
۱۰۳	۱۳	۲	میزان

اور چونکہ آج کی تاریخ تک [illegible] ڈگری [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] سنہ ۱۹۳۳ء [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کیے جاویں۔

تاریخ پیشی ۲۳ جولائی سنہ ۱۹۳۳ء مقرر ہے۔

تفصیل اراضی

پرگنہ	موضع	لگان سرکاری	[illegible]
[illegible]	[illegible]	۱۴۵	[illegible]
		۱۰۹	[illegible]
		۲۹۱	[illegible]
		۳۵۰	[illegible]
		۵۷۶	[illegible]
		۵۴۷	[illegible]
		[illegible]	[illegible]
		میزان	[illegible]
مہر عدالت		دستخط حاکم [illegible]	

واستضعفت الولدان بالغیرٰن
فاستخذ مواطن اثنا السوان

ظاہر ہوا ان زلف دونوں کے بیان سے کہ وہ بچے ہیں۔ گر ان کی کمزوری نے تو ان کی صاحب کے بھی کان کاٹے۔ وہ بچارے تو نا اور رنگ چاروں سے پال پھر ان کی تھیں دیکھی ایک ناتوان بچے کی لونڈی بن گئیں ہے

یجیشہم کرما مع لا شجان
بیعنہم مکن امعز الاحزان

زبیدہ بیگم خواہ مخواہ کا پیہم پیہم رہا پیٹ سے باندھے پھریں۔ بیٹھ رہنے ہی کا علاج کسی سستی سے بدلی۔ مزاج کا پھر آں نے کابل کا روپ بھرا۔ سو ہضم نے گھیرا۔ ایکا ایکی پر ایکا ایکا آئیں۔ کالیس کی گیاں۔ سو منٹ کے لالہ کا گھٹنوں سے کولہے تک سنگ سخت ہو چکی تھی۔ کمٹ سے پیروں ان کا ورم ہو جایا کرتیں۔ پھر جب جنت کی ساعت آئی تو اللہ سے اور بندہ سے بھی تنگ کی طرح ادھر ادھر اڑی اڑی پھرتی تھیں اب بوسہ چھوڑ کے پلنگ پر لیٹیں۔ وہ پوشاک جو سہاگ کی دھونی اور پھول عطر سے بسائی جاتی تھی کالے دانے اور لہسن کی خوشبو اور بخور سے بسی۔ کیسا گیوڑا گلاب ہکار، یک آگ پر نہانا پڑا۔ سارا انگوٹھ بد بودار ہو کے رہ گیا جس نازک پیٹ پر کریب کی کرتی آہستہ زرہ سے زیادہ بھاری ہوتی تھی اسی پر اوگھے ٹیک کے دالی نہ جناب کے کرتب دکھلانے لگی۔ سیپی کی مصیبت جھیلی۔ آو۔ ہو گئی ادا پھولی۔ ٹوٹنے ہونے لٹکنے ہوئے غرارہ لاغر ہے۔ تعویذ چاٹے گئے۔ خدا خدا کر کے کمی کی منی پھول آئی ہوں ہو سنائی دی غش سے افاقہ ہوا تو نہ خدا کا خیال رہا نہ رسول کا۔ آیا تو اس کی جیجر ناتوان بے حقیقت سی جان کا جس کو جلکی سے چاہتیں وسس کے پھینک دیتیں۔ پھر بھی کمزوری کی بات کا سلسلہ ختم نہیں ہوا ہے

یوعظمہم یا صعب کالام
الی نشنگہ مرہ متھ القطام

ہزاروں باپ ہیں کہ جس دھار کا دودھ وہ پیں گے بہایا اور دودھ پر جان بکھ ترک لذات کرنا پڑا ہے

ینشون فی ھو اھم شمولاً
یرضین فی رضا ھم مولا

جو بیبیاں سے بال صبح سے شام تک گھنگی اور برش کی انجمن میں بیٹھے رہتے تھے ان کی شب گزرتیں نہیاں سے عزت کرنے کا ہوش ہے۔ بیٹی کی بال سرے کا دھیان۔ بوجھ ادری سارا رویا اور دل چین ہو گیا۔ اسے گھنگی لاؤ میں جیا کے شعر میں دوں۔

مشتبک لاب اللّٰعب بالا بوال
والعطر من ت واشعو الاطفال

گلابا عنبر حیل اب ترہتکا "بُش" میں کیسو وہ بے رہتے ہیں۔

تشبہم یعبرلن بالمغانیل
تلشن للجلوس فی المنازل

اے سب بچا کے پاس کرتا نہیں وہ پچا کا ذکر نہ ہو۔

دیکھ دیکھ انگشتاں میں شیشے پڑے ہیں کہ پھیل رہے کیس بچھڑ جائیں۔ بچاڑ و اٹھاؤ میں کوڑا کرکٹ بچار دل۔ سچ کہا ہے۔

"سارا جو بھگانے تو ایک ایک پائے"

سبحان من خلق کل اصغیرا
منذ تلا قبا لہ کبیرا

پاک ہے وہ جس نے ایک ننھے سے کیٹے کو تنا بنا دیا کہ بڑی ہیکل مرد اور ناز اٹھانے والی عورت دونوں اُسکے غلام فرمانبردار ہو گئے۔

کہا آپ نے! بار یا حضرت انسان پر اشکار ہوتا ہے کہ جیسے نہایت ناپائدار اور اختیار نہایت محدود ہے پھر بھی اللہ میاں کی بجا طاقت اور اُنکے تیقی انصاف کے فیصلے پر قناعت نہیں کرتے بلکہ اپنے برابر کسی کو سمجھتا! استغفر اللہ! عیب انسانی اوصاف کے طلول ذاتی مساوات

اعلان آل انڈیا مشاعرہ

بصدارت عالیجناب مسٹر ار ڈ سی ایس آئی۔ ایس ہو ابا شہنشاہ بہادر آئی سی ایس کشنر قسمت گورکھپور بتاریخ ۱۶ جولائی ۱۹۳۲ء بروز شنبہ ساڑھے آٹھ بجے شب بمقام ٹاؤن ہال گورکھپور ایک عظیم الشان آل انڈیا مشاعرہ ذیل کا طرحوں پر منعقد ہوگا جس میں ہندوستان کے تمام مشاہیر شعرا شریک کے ساتھ مدعو کیے گئے ہیں۔ اور باہر سے آنے والے شعرائے کرام کے لیے قیام و طعام کا خاص انتظام ہوگا۔ شعرا ایک ہفتہ قبل اپنی آمد کی اطلاع مجھے دیں۔ غزلیں ذیل کی طرحوں سے کسی طرح میں ہونی چاہییں۔

نمبر ا۔ "بس نہیں چلتا کہ پھر خنجر کف قاتل ہے"

قافیہ۔ قاتل، بسمل، ساحل۔

نمبر ۲۔ "شرم بھی جاتے رہی جاوں کہ رسوائی ہوئی"

قافیہ۔ تنہائی، شرمائی، رسوائی۔

نمبر ۳۔ "زمیں گھرا رہی ہے آسماں سے"

قافیہ۔ آسماں، مکاں۔

رام گوپال صوفی ایم اے سکریٹری آل انڈیا مشاعرہ گورکھپور



"طوفان میں کودنے کا سامان اور کرامتی لائف بلٹ"

دونوں حکومتیں۔ ــــ ڈریں طوفان شور افزا نہ تم ڈوبو نہ میں ڈوبوں + آپ کی عنایت ... جی آپ کی نوازش"



ٹیلیفون
نمبر ۱۳۰۲

تار کا پتہ:-
عطار لکھنؤ

شاخیں
قنوج حیدرآباد دکن۔ دہلی

بناؤ سنگار
کے لیے

اصغر علی محمد علی تاجر عطر لکھنؤ

یہاں سے ہر قسم کے تیل اور عطر منگائیے انکی خوشبو دیرپا اور بہتر ہوتی ہے۔ فہرست طلب فرمایئے
اور فرمائش بھیجئے تاجروں کے ساتھ خاص رعایت کیجاتی ہے

باقی نہ رہے اور مجملاً حقوق میں مساوی و متوازی کہلانے
کیوں رہتا۔ فسادوں کی جڑیں اس وقت تک پڑ نہیں
سکتیں جب تک ادھیلے آدمی کی قدر قائم ہیں۔
زبانی دعوی تو کیا جاتا ہے کہ علم کی زیادتی رفع
فساد کی کارگر تدبیر ہے۔ لیکن ہم سے پوچھیے تو
جاہلوں کو حضرت علم کے علمبرداروں نے دنیا کو
کیسی کیسی زحمتوں میں مبتلا کیا۔
اگلی دنیا علم کو ذریعہ معاش بنانے کی شدید مخالف
تھی صدیوں تک علم ذریعہ معاش بننے سے محفوظ
رہا پھر یکایک جب ایک سچے
عالم کی قدر جیسی ہونے لگی
عمل ہی مگر گئیں تو ایسے
سالار تعلیم و تکریم کا غیر معمولی
پرستار ہونے لگا۔ یہ تعلیم کچھ
لوگوں کے لیے طلبا کا مرغوب
ہوئی اور بعض کے واسطے
حسد کا باعث بنی۔ پہلی قبیل
نے تو یہ سمجھی کہ ہم تحصیل علم
کے بعد ایسے ہی معظم و مکرم
ہو جائیں۔ ان حسد کی جڑی
لوگ کی غرض تھی جو کوڑی کے تھیلے
انھوں نے زبردستی عالم کے
جبہ پہنا کے کی سعی فرمائی۔
ظاہر ہے کہ معنوی تقدس و عظمت
کے لیے تبحر علمی درکار ہے
کے سامان تعلیم ہم پہنچانا
غیر ممکن تھا۔ چنانچہ اس عیاری کی ابتدا تبدیلی
لباس سے ہوئی۔ ڈیڑھ من کا عمامہ سر پر
لپیٹا۔ زیر ناف تک داڑھی بڑھا کے متقین
کی تلافی فرمائی۔ چند جاہلوں کو اجرت شاگرد
بنایا۔ غاشیہ کش کا یہ عالم کہ سلام کا جواب بھی
گنگنا کر دیتا ہے

علوم شود کہ مرد ہی بازدہ

حقیقی علم کو زنگ پیدا ہونے کی گھاتیں سوجھنے لگیں۔
مشہور روایت ہے کہ مولوی جامی اپنے وطن میں نہایت
معزز و ممتاز تھے۔ باہر سے ایک شیخ آیا۔ آخر
اس نے مولوی جامی کی تنقیص کا تہیہ کیا۔ یہ بھی
وہ کیا جانتے ہیں۔ پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل
ان سے کہو ابھی کچھ دنوں یاروں کی جوتیاں
سیدھی کریں پھر علم کا نام لیں۔
بات بڑھ گئی دونوں کے مریدوں اور معتقدوں نے
مناظرہ کی ٹھانی۔ تاریخ معین ہوئی۔ شیخ
اپنی جگہ پر بیٹھا سانپ کی طرح پھنکاریں مارتا اور
بار بار شیخ کی حقیقت مولوی جامی کے آگے کیا تھی
گر تقابلے کی ڈھال نے دل کو ہی نہ بنایا۔ دیکھیے
میدان کس کے ہاتھ رہتا ہے آخر وقت آ پہونچا
دربار لگ گیا پانچ پانچ لوگ آنے لگے۔ تقریباً
کے بعد مولوی جامی بھی تشریف لائے آج شیخ کی
عزت پورے ہزار روپے ٹکے کی ہو چکی تھی۔
بحث کے دروازے کا افتتاح کون کرے؟

مسائل کر ان ہو ادر جیب کون؟ مولانا جامی شیخ کے
مبلغ علم سے واقف تھے۔ لہذا انھوں نے شیخ کو
پہلا وار کرنے کی اجازت دی۔ شیخ نے کہا: جامی
خر و شتر جیسی چند مکی عرب کی ترانی زدہ
عارف جام نے شیخ کی صورت دیکھی اور آسمان کو دیکھا
شیخ: لا ادری چہ معنی دارد
جامی: نیامدم
شیخ: کلا اعلم چہ معنی دارد
جامی: نیامدم
شیخ: شما اعرف چہ معنی دارد
جامی: نیامدم
شیخ: اے مردان جنید
سوال کردم مولانا نا گوید
نیامدم ما لا تعلمون
دیکھو کہ مولانا عاجز شد یا نہ؟
اب تو جامی کے معتقدین کے
ہوش و حواس جواب دینے لگے۔
لاچار کہا مولانا یہ کوئی بات ہوئی کہ
ہم کیا سمجھ رہے ہیں۔ شیخ جو
اگلی بات پوچھے تو کہتے ہیں نیامدم
لاحول ولا قوۃ یہ سارا تماشا
دیکھنے ہی سے ہو گیا تھا
کسی نے بڑھ کے سوال کیا جناب
ترجمہ: کیا کر رہی ہو الفاظ کے معنی
ہی نہیں آئے نہیں۔ اچھا تو معنی



ارے رے رے رے ڈھول !

شمع ادب

عہدہ ۱۴۲ کے بعد سے شمع ادب کا کمال اور جمالی
کے ساتھ ہر ماہ شائع ہو رہا ہے ... شعر و ادب
...
...
...
...
الحمد للہ حضرت ...
ارسال خدمت کیا جائے گا۔

منیجر رسالہ شمع ادب وکٹوریہ گنج لکھنؤ

[illegible]

(باقی آئندہ) راقم [illegible]

مولانا یخ کی نوٹ بک

"دو خود غرضوں کی ملاقات"

[illegible]

سمن بنام عاملیہ بنام [illegible]

[illegible]

سمن بنابر انفصال مقدمہ

[illegible]

بنام

[illegible]

فرائض ایجنسی اودھ پنچ

(۱) پرچہ پیشگی قیمت پر بھیجا جائیگا۔
(۲) ہر ایجنٹ کو کمیشن دیا جاتا ہے۔ ۔۔۔
(۳) ۔۔۔ ایجنسی ۔۔۔ کی جائے گی۔
(۴) حساب ۔۔۔ کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔

کسی حالت میں بھی پرانے پرچے واپس نہ لیے جائیں گے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے؟

اگر آپ اشتہاری ادویات و عطائی نسخہ جات جاہل و خود ساختہ طبیبوں کے ہاتھوں اپنی کمائی لٹا کر بہت سے امراض میں مبتلا ہو چکے ہیں اور اس عالم یاس میں بھی صحت حاصل کرنا یا ۔۔۔ کے خلاف ۔۔۔ آپ ماہر مجرب حکیم کامل الفن ۔۔۔ کے مشورہ ۔۔۔ فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ایک کارڈ لکھ کر دواخانہ ۔۔۔ کی جدید فہرست طلب کر کے فائدہ اٹھایئے اور دوسرے بھائیوں کو بھی نفع پہنچایئے۔ تمام خط و کتابت صیغۂ راز میں رہتی ہے۔

المشتہر دواخانہ ۔۔۔ لکھنؤ

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

ایک گراموفون کی طرح سُروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصۂ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنا دیا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کر زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دُھرپد اور ہوری کا نقشہ آپ کو کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں اُنسے نقل کی گئی ہیں لطف یہ ہے کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیئے گئے ہیں اسی طرح ہر ایک راگ کو درست کر سکتے ہیں جس طرح کہ اُستاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کی دھرپد ہوریاں بھی آپکو اس کتاب میں ملیں گی جنکے حاصل کرنے پر مصنف نے ہزاروں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا تمام ہندوستانی اُستادوں کا سرمایۂ ناز ہمیں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار۔ المشتہر، منیجر اودھ پنچ، لکھنؤ